

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی عِبْدِهِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

Office Of The Sadr Majlis Ansarullah Bharat

دفتر صدر مجلس انصار اللہ بھارت

Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516 Dt.Gurdaspur (PUNJAB)

Ph: +91-01872-220186, Fax : +91-01872-224186, Mob. +91-9815016879, E-Mail : ansarullah@qadian.in

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم المرتبت بدری صحابی حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اوصاف حمیدہ کا ایمان افروز تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 5 مارچ 2021ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد (برطانیہ)

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ - بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ - الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ - الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ - مُلِكِ يَوْمِ الدِّينِ - إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ - اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ - صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ -

تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلاف جو فتنہ اٹھا تھا اس کے بارے میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ محمد بن ابوبکر، محمد بن حذیفہ اور عمار بن یاسر یہ تین لوگ تھے جو باغیوں کی باتوں میں آگئے تھے اور ان کے ساتھ مل گئے تھے۔ اس کے سوا اہل مدینہ میں سے کوئی ان مفسدوں کا ہمدرد نہ تھا اور ہر ایک شخص ان پر لعنت ملامت کرتا تھا مگر یہ کسی کی ملامت کی پرواہ نہ کرتے تھے۔ بیس دن تک یہ لوگ صرف زبانی طور پر کوشش کرتے رہے کہ کسی طرح حضرت عثمان خلافت سے دستبردار ہو جائیں مگر حضرت عثمان نے اس امر سے صاف انکار کر دیا اور فرمایا کہ جو قمیص مجھے خدا تعالیٰ نے پہنائی ہے میں اسے اتار نہیں سکتا اور نہ امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بے پناہ چھوڑ سکتا ہوں کہ جس کا جو جی چاہے دوسرے پر ظلم کرے۔ ان لوگوں کو بھی سمجھاتے رہے کہ اس فساد سے باز آ جائیں۔ آپ نے فرمایا کہ آج یہ لوگ فساد کرتے ہیں اور میری زندگی سے بیزار ہیں مگر جب میں نہ رہوں گا تو خواہش کریں گے کہ کاش عثمان کی عمر کا ایک ایک دن ایک سال سے بدل جاتا اور وہ ہم سے جلد رخصت نہ ہوتا کیونکہ میرے بعد سخت خونریزی ہوگی اور حقوق کا اتلاف ہوگا اور انتظام کچھ کچھ بدل جائے گا۔ چنانچہ بنو امیہ کے زمانے میں خلافت حکومت سے بدل گئی اور ان مفسدوں کو ایسی سزائیں ملیں کہ سب شرارتیں ان کو بھول گئیں۔ بہر حال بیس دن گزرنے کے بعد ان باغیوں کو خیال ہوا کہ جلد ہی کوئی فیصلہ کرنا چاہئے تا ایسا نہ ہو کہ صوبہ جات سے فوجیں آ جائیں اور ہمیں اپنے اعمال کی سزا بھگتنی پڑے۔ اس لئے انہوں نے حضرت عثمان کا گھر سے نکلنا بند کر دیا اور کھانے پینے کی چیزوں کا اندر جانا بھی روک دیا اور سمجھے کہ شاید اس طرح مجبور ہو کر حضرت عثمان ہمارے مطالبات کو قبول کر لیں گے لیکن آپ نے تو فرمایا تھا کہ جو قمیص مجھے اللہ تعالیٰ نے پہنائی ہے وہ میں کس طرح اتار سکتا ہوں۔ بہر حال مدینہ کا انتظام انہی لوگوں کے ہاتھ میں تھا اور انہوں نے مل کر مصر کی فوجوں کے سردار غانفی کو اپنا سردار تسلیم کر لیا تھا۔ اس سے یہ بات ثابت ہو گئی کہ اس فتنے کی جڑ مصری تھے جہاں عبداللہ بن سبا کام کر رہا

تھا۔ حضرت عثمان کے گھر کا محاصرہ کرنے کے بعد ان لوگوں نے دوسرے لوگوں پر بھی سختیاں شروع کر دیں۔ اب مدینہ دارالامن کے بجائے دارالحرب ہو گیا تھا۔ اہل مدینہ کی عزت اور ننگ و ناموس خطرے میں تھی اور کوئی شخص اسلحہ کے بغیر گھر سے نہیں نکلتا تھا اور جو شخص ان کا مقابلہ کرتا اسے یہ لوگ قتل کر دیتے تھے۔ جب ان لوگوں نے حضرت عثمان کا محاصرہ کر لیا اور پانی تک اندر جانے سے روک دیا تو حضرت عثمان نے اپنے ایک ہمسائے کے لڑکے کو حضرت علی اور حضرت طلحہ اور حضرت زبیر اور امہات المؤمنین کی طرف بھیجا کہ ان لوگوں نے ہمارا پانی بھی بند کر دیا ہے آپ لوگوں سے اگر کچھ ہو سکے تو کوشش کریں اور ہمیں پانی پہنچائیں۔ مردوں میں سب سے پہلے حضرت علی آئے اور آپ نے ان لوگوں کو سمجھایا کہ تم لوگوں نے کیا رویہ اختیار کیا ہے۔ تمہارا عمل تو نہ مؤمنوں سے ملتا ہے نہ کافروں سے۔ حضرت عثمان کے گھر میں کھانے پینے کی چیزیں مت روکو۔ روم اور فارس کے لوگ بھی قید کرتے ہیں تو کھانا کھلاتے ہیں اور پانی پلاتے ہیں اور اسلامی طریق کے موافق تو تمہارا یہ فعل کسی طرح بھی جائز نہیں۔ حضرت عثمان نے تمہارا کیا باگاڑا ہے کہ تم ان کو قید کر دینے اور قتل کر دینے کو جائز سمجھنے لگے ہو۔ حضرت علی کی اس نصیحت کا ان پر کوئی اثر نہیں ہوا اور انہوں نے صاف صاف کہہ دیا کہ خواہ کچھ ہو جائے ہم اس شخص تک دانہ پانی نہ پہنچنے دیں گے۔ یہ وہ جواب تھا جو انہوں نے اس شخص کو دیا جسے وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصی اور آپ کا حقیقی جانشین قرار دیتے تھے۔

حضرت عثمان کو یہ محسوس ہو گیا تھا کہ یہ لوگ نرمی سے مان نہیں سکتے اور آپ نے ایک خط تمام والیان صوبہ جات کے نام روانہ کیا جس کا خلاصہ یہ تھا کہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کے بعد بلا کسی خواہش یا درخواست کے مجھے ان لوگوں میں شامل کیا گیا تھا جنہیں خلافت کے متعلق مشورہ کرنے کا کام سپرد کیا گیا تھا۔ پھر بلا میری خواہش یا سوال کے مجھے خلافت کے لئے چنا گیا اور میں برابر وہ کام کرتا رہا جو مجھ سے پہلے خلفاء کرتے رہے اور میں نے اپنے پاس سے کوئی بدعت نہیں نکالی لیکن چند لوگوں کے دلوں میں بدی کا بیج بویا گیا اور شرارت جاگزیں ہوئی اور انہوں نے میرے خلاف منصوبے کرنے شروع کر دیئے اور لوگوں کے سامنے کچھ ظاہر کیا اور دل میں کچھ اور رکھا اور مجھ پر وہ الزام لگانے شروع کئے جو مجھ سے پہلے خلفاء پر بھی لگتے تھے لیکن میں معلوم ہوتے ہوئے خاموش رہا اور یہ لوگ میرے رحم سے ناجائز فائدہ اٹھا کر شرارت میں اور بھی بڑھ گئے اور آخر کفار کی طرح مدینہ پر حملہ کر دیا۔ پس آج لوگ اگر کچھ کر سکیں تو مدد کا انتظام کریں۔ اسی طرح ایک خط آپ نے حاجیوں کے نام لکھا جس کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ میں آپ لوگوں کو خدا تعالیٰ کی طرف توجہ دلاتا ہوں اور اس کے انعامات یا دلاتا ہوں اس وقت کچھ لوگ فتنہ پردازی کر رہے ہیں اور اسلام میں تفرقہ ڈالنے کی کوشش میں مشغول ہیں مگر ان لوگوں نے یہ بھی نہیں سوچا کہ خلیفہ خدا بتاتا ہے اور مجھ پر الزام لگانے والوں کی باتوں کو قبول کیا اور قرآن کریم کے اس حکم کی پرواہ نہ کی کہ **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَأٍ فَتَبَيَّنُوا**۔ یعنی اے مؤمنو! اگر تمہارے پاس کوئی اہم خبر لائے کوئی فاسق اہم خبر لائے تو اس کی تحقیق کر لیا کرو اور میری اور میری بیعت کا ادب نہیں کیا حالانکہ اللہ تعالیٰ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت فرماتا ہے کہ **إِنَّ الَّذِينَ يُبَايِعُونَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُونَ اللَّهَ**۔ یعنی وہ لوگ جو تیری بیعت کرتے ہیں وہ صرف اللہ کی بیعت کرتے ہیں۔ اور میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نائب ہوں۔ کوئی امت بغیر سردار کے ترقی نہیں کر سکتی اور اگر کوئی امام نہ ہو تو جماعت کا تمام کام خراب و برباد ہو جائے گا۔ یہ لوگ امت اسلامیہ

کوتاہ و برباد کرنا چاہتے ہیں اور اس کے سوا ان کی کوئی غرض نہیں کیونکہ میں نے ان کی بات کو قبول کر لیا تھا اور والیوں کے بدلنے کا وعدہ کر لیا تھا مگر انہوں نے اس پر بھی شرارت نہ چھوڑی۔ اب یہ تین باتوں میں سے ایک کا مطالبہ کرتے ہیں۔ اول یہ کہ جن لوگوں کو میرے عہد میں سزا ملی ہے ان سب کا قصاص مجھ سے لیا جائے۔ اگر یہ مجھے منظور نہ ہو تو پھر خلافت کو چھوڑ دوں اور یہ لوگ میری جگہ کسی اور کو مقرر کر دیں۔ یہ بھی نہ مانوں تو پھر یہ لوگ دھمکی دیتے ہیں کہ یہ لوگ اپنے تمام ہم خیال لوگوں کو پیغام بھیجیں گے کہ میری اطاعت سے باہر ہو جائیں۔

پہلی بات کا تو یہ جواب ہے کہ مجھ سے پہلے خلفاء بھی کبھی فیصلوں میں غلطی کرتے تھے مگر ان کو کبھی سزا نہ دی گئی۔ اس کا مطلب تو صرف یہ ہے کہ تم مجھے مارنا چاہتے ہو۔ پھر فرمایا خلافت سے معزول ہونے کا جواب میری طرف سے یہ ہے کہ اگر یہ لوگ موچنوں سے میری بوٹیاں کر دیں تو یہ مجھے منظور ہے مگر خلافت سے میں جدا نہیں ہو سکتا۔ باقی رہی تیسری بات کہ پھر یہ لوگ اپنے آدمی چاروں طرف بھیجیں گے کہ کوئی میری بات نہ مانے سو میں خدا کی طرف سے ذمہ دار نہیں ہوں۔ جو شخص عہد توڑنا چاہتا ہے اس کے اس فعل پر راضی نہیں نہ خدا راضی ہے۔ حضرت مصلح موعودؑ فرماتے ہیں کیونکہ حج کے دن قریب آ رہے تھے اور چاروں طرف سے لوگ مکہ مکرمہ میں جمع ہو رہے تھے۔ حضرت عثمان نے اس خیال سے کہ یہ باغی کہیں وہاں بھی کوئی فساد کھڑا نہ کریں حضرت عبداللہ بن عباس کو حج کا امیر بنا کر آپ نے روانہ فرمایا۔ حضرت عثمان نے مذکورہ بالا خط آپ ہی کے ہاتھ روانہ کیا جب ان خطوں کا ان مفسدوں کو علم ہوا تو انہوں نے اور بھی سختی کرنا شروع کر دی اور اس بات کا موقع تلاش کرنے لگے کہ کسی طرح لڑائی کا کوئی بہانہ مل جائے تو حضرت عثمان کو شہید کر دیں مگر ان کی تمام کوششیں فضول جاتی تھیں اور حضرت عثمان ان کو کوئی موقع شرارت کا ملنے نہ دیتے تھے۔ آخر تنگ آ کر یہ تدبیر سوچھی کہ جب رات پڑتی تو حضرت عثمان کے گھر میں پتھر پھینکتے تاکہ جوش میں آ کر وہ بھی پتھر پھینکیں تو لوگوں کو کہہ سکیں کہ دیکھو انہوں نے ہم پہ حملہ کیا ہے مگر حضرت عثمان نے اپنے تمام اہل خانہ کو جواب دینے سے روک دیا۔ گوصاحبہ کو اب حضرت عثمان کے پاس جمع ہونے کا موقع نہ دیا جاتا تھا مگر پھر بھی وہ اپنے فرض سے غافل نہ تھے۔ جو سن رسیدہ تھے وہ تو اپنے اوقات کو لوگوں کو سمجھانے پر صرف کرتے اور جو لوگ ایسا کوئی اثر نہ رکھتے تھے یا نوجوان تھے وہ حضرت عثمان کی حفاظت کی کوشش میں لگے رہتے۔ حضرت عثمان نہیں چاہتے تھے کہ آپ کی جان بچانے کی بے فائدہ کوشش میں صحابہ کی جانیں جاویں اور سب کو یہی نصیحت کرتے تھے کہ ان لوگوں سے تعارض نہ کرو اور چاہتے تھے کہ جہاں تک ہو سکے آئندہ فتنوں کو دور کرنے کے لئے وہ جماعت محفوظ رہے جس نے رسول کریم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت پائی ہے۔ پھر وہ وقت بھی آ گیا کہ باغی اس دن حضرت عثمان پہ حملہ کریں کیونکہ حضرت عثمان کا وہ دل کے ہلا دینے والا پیغام جو آپ نے حج پر جمع ہونے والے مسلمانوں کو بھیجا تھا حجاج کے مجمع میں سنا دیا گیا اور وادی مکہ ایک سرے سے دوسرے سرے تک اس کی آواز سے گونج رہی تھی اور حج پر جمع ہونے والے مسلمانوں نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ حج کے بعد جہاد کے ثواب سے بھی محروم نہ رہیں گے۔ اور مصری مفسدوں اور ان کے ساتھیوں کا قلع قمع کر کے چھوڑیں گے۔ مفسدوں کے جاسوسوں نے انہیں اس ارادے کی اطلاع دے دی اور اب ان کے کیمپ میں سخت گھبراہٹ کے آثار تھے۔ حتیٰ کہ ان میں چہ میگوئیاں ہونے لگی تھیں کہ اب اس شخص کے قتل کے سوا کوئی چارہ نہیں

اور اگر اسے ہم نے قتل نہ کیا تو مسلمانوں کے ہاتھوں سے ہمارے قتل میں اب کوئی شبہ نہیں۔ ان باغیوں نے حضرت عثمان کے قتل کیلئے گھر پر حملہ کر کے بزور اندر داخل ہونا چاہا۔ صحابہ نے مقابلہ کیا اور آپس میں سخت جنگ ہوئی۔ حضرت عثمان کو جب اس لڑائی کا علم ہوا تو آپ نے صحابہ کو لڑنے سے منع کیا مگر وہ اس وقت حضرت عثمان کو اکیلا چھوڑ دینا ایمانداری کے خلاف اور اطاعت کے حکم کے متضاد خیال کرتے تھے۔ آخر حضرت عثمان باہر تشریف لائے اور صحابہ کو اپنے مکان کے اندر لے گئے۔ آپ نے سب صحابہ اور ان کے مددگاروں کو آخرت کا سامان جمع کرنے کی وصیت کی اور فرمایا کہ ان صحابہ کو بلاؤ جن کو مجھ تک آنے نہیں دیا گیا۔ جب لوگ جمع ہو گئے تو آپ گھر کی دیوار پر چڑھے اور فرمایا میرے قریب ہو جاؤ جب سب قریب ہو گئے تو فرمایا کہ اے لوگو بیٹھ جاؤ۔ اس پر صحابہ بھی اور مجلس کی ہیبت سے متاثر ہو کر باغی بھی بیٹھ گئے۔ جب سب بیٹھ گئے تو آپ نے فرمایا کہ اہل مدینہ میں تم کو خدا تعالیٰ کے سپرد کرتا ہوں اور اس سے دعا کرتا ہوں کہ وہ میرے بعد تمہارے لئے خلافت کا کوئی بہتر انتظام فرمادے۔ آج کے بعد اس وقت تک کہ خدا تعالیٰ میرے متعلق کوئی فیصلہ فرمادے میں باہر نہیں نکلوں گا اور میں کسی کو کوئی ایسا اختیار نہیں دے جاؤں گا کہ جس کے ذریعہ سے دین یا دنیا میں وہ تم پر حکومت کرے اور اس امر کو خدا تعالیٰ پر چھوڑ دوں گا کہ وہ جسے چاہے اپنے کام کے لئے پسند کرے اس کے بعد صحابہ اور دیگر اہل مدینہ کو قسم دی کہ وہ آپ کی حفاظت کر کے اپنی جانوں کو خطرہ عظیم میں نہ ڈالیں اور اپنے گھروں کو چلے جاویں۔ لیکن باوجود اس حکم کے حضرت علی حضرت طلحہ حضرت زبیر کے لڑکوں نے اپنے اپنے والد کے حکم کے ماتحت حضرت عثمان کی ڈیوڑھی پر ہی ڈیرہ جمائے رکھا اور اپنی تلواروں کو میانون میں نہ داخل کیا۔

حضور انور نے پاکستان اور الجزائر کے احمدیوں کے لیے دعا کی تحریک فرمائی۔ خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مکرم مولوی محمد نجیب خان صاحب نائب ناظر دعوت الی اللہ جنوبی ہند قادیان، مکرم نذیر احمد خادم صاحب، مکرم الحاج ڈاکٹر نانا مصطفیٰ ایٹی بانگ صاحب آف گھانا اور مکرم غلام نبی صاحب ابن فضل دین صاحب ربوہ کے اوصاف حمیدہ بیان فرمائے اور نماز جمعہ کے بعد ان مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَتُوْمِنُ بِهٖ وَتَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِيْهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضِلِّهٗ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، عِبَادَ اللّٰهِ رَحِمَكُمُ اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَاءِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ اُذْكُرُوا اللّٰهَ يَذْكُرْكُمْ وَاَدْعُوْهُ يَسْتَجِبْ لَكُمْ وَلِذِكْرِ اللّٰهِ اَكْبَرُ۔

Khulasa Khutba Juma Huzoor Anwar (aba) 5th - March - 2021

BOOK POST (PRINTED MATTER)

To

.....

.....

.....

**From : Office Ansarullah Bharat, Aiwan-e-Ansar
Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516, Dt.Gurdaspur, PUNJAB**